قرآن مجید کا مطالعہ

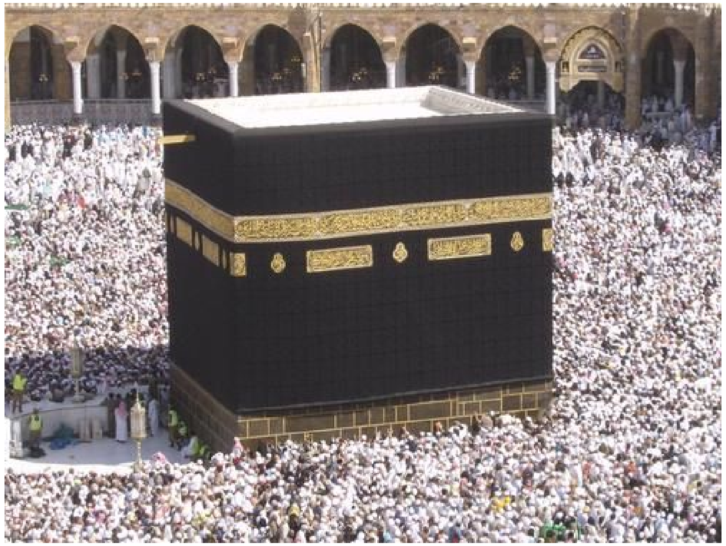

سورۃ الممتحنہ 60۔۔۔ایمان اور تعمیر شخصیت۔۔۔۔ عہد رسالت میں اہل مکہ کے مشرکین سے رشتے کا اختتام اور نئے مہاجرین کی انٹیلی جنس

Muhammad Mubashir Nazir (MS Islamic Studies, MBA, FCCA, CIA, CISA, CRMA)
www.mubashirnazir.org & mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ الممتحنہ 60 کا موضوع (Topic)

ایمان اور تعمیر شخصیت۔۔۔۔اہل مکہ سے دوستی اور رشتے کا اختتام اور نئے مہاجرین کی انٹیلی جنس

- آیات 1-9: اہل مکہ کے منکرین سے رشتے اور دوستی کا اختتام
- آیات 10-12: انویسٹی گیشن کا طریقہ کار

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت ہوئی اور مدینہ منورہ میں آپ کی حکومت قائم ہوگئی۔ مدینہ منورہ پر تین مرتبہ مشرکین کا حملہ ہو چکا تھا اور جنگ بدر، احد اور خندق ہو چکی تھیں۔ ان حملوں میں اللہ تعالی کی مدد آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فتح حاصل ہوئی۔ اس کے بعد مکہ مکرمہ کے مشرکین سے مزید جنگیں نہیں ہوئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عمرہ کرنے کے لیے مکہ مکرمہ پہنچے تو مشرکین نے انہیں روک دیا حالانکہ پورے عرب کے تمام لوگوں پر آزادی تھی کہ وہ حرم شریف میں حج اور عمرہ ادا کر سکیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے امبیسیڈر عثمان رضی اللہ عنہ کو مکہ میں بھیجا تاکہ مذاکرات ہو جائیں۔ ان کے رشتے داروں نے کہا کہ آپ عمرہ کر لیں لیکن باقی کسی کو آنے نہیں دیں گے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس وقت تک عمرہ نہیں کر سکتا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل ایمان کو آنے دیں۔ ہم کسی جنگ کے لیے نہیں آئے ہیں۔ مشرکین نے پراپیگنڈا کیا کہ ہم نے عثمان کو قتل کر دیا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے 1500 مخلص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیعت رضوان کر دی کہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت پر ایکشن کریں گے۔

پھر مشرکین گھبرا گئے اور انہوں نے معاہدہ کر لیا جسے صلح حدیبیہ کہا جاتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل نہیں کیا اور وہ زندہ ہیں۔ معاہدہ یہ کیا کہ اب 10 سال تک قریش اہل ایمان سے کبھی جنگ نہیں کریں گے اور پورے عرب کا کوئی قبیلہ خواہ مشرکین یا اہل ایمان سے کوئی معاہدہ کر سکتے ہیں۔ آپ اگلے سال عمرہ کر لیجیے گا۔ اس معاہدے کے مطابق مکہ کے لوگ مدینہ نہیں جا سکتے اور مدینہ سے مکہ بھی نہیں جا سکتے ہیں۔ اس معاہدے کی تفصیل ہم سورۃ الفتح 48 میں پڑھ سکتے ہیں کہ اللہ تعالی نے اس معاہدے کو فتح مبین قرار دیا ہے۔

اس میں خواتین پر کوئی پابندی نہیں تھی۔ مکہ مکرمہ کی خواتین ایمان لاتیں تو وہ ہجرت کر کے مدینہ منورہ آ جاتی تھیں۔ اس پر اللہ تعالی نے سورۃ الممتحنہ میں تربیت کر دی کہ جو لوگ مدینہ آئیں تو ان کے ایمان کو چیک کر لیا کریں تاکہ یہ یقین ہو کہ مخلص اہل ایمان ہی مدینہ منورہ میں داخل ہوں۔

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

عہد رسالت کی ٹائم لائن

مدینہ منورہ کا دور۔۔۔ 1-11H / 622-632CE

- ابتدائی چیلنجز اور اقدامات۔۔۔ مہاجرین کو سیٹل کرنا اور قبائل کی دعوت دعوت۔۔۔1-11H/622-623CE
- جنگ بدر اور اس کے بعد کا زمانہ۔۔۔2-3H/624-625۔۔۔(سورۃ البقرۃ)
- جنگ احد، منافقین کا پراپیگنڈا اور دہشت گردی۔۔۔3-5H/625-627۔۔۔(سورۃ آل عمران، سورۃ النساء، سورۃ النور)
- جنگ خندق، منافقین کا پراپیگنڈا اور دہشت گردی۔۔۔5-6H/627-628۔۔۔(سورۃ الاحزاب)
- صلح حدیبیہ، جنگ خیبر اور فتح مکہ۔۔۔ 6-8H/628-630CE
- فتح مکہ، دیگر قبائل کا ایمان اور دنیا کے بادشاہوں کی طرف وارننگ۔۔۔8-11/630-632
- آخری خطبہ الحج اور اللہ تعالیٰ کی طرف رخصت۔۔۔10-11H/632CE

صلح حدیبیہ 6H/628CE کے مطابق 10 سال تک جنگ نہیں ہو گی۔ پورے عرب کے دیگر قبائل متاثر ہوئے کیونکہ وہ قرآن مجید پر متاثر تو تھے لیکن قریش ہی کو دین کے لیڈرز سمجھتے تھے۔ اس معاہدے کے نتیجے میں بہت سے دیگر قبائل کے لوگ ایمان لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ نہیں کی لیکن قریش نے اس معاہدے کو توڑ دیا اور انہوں نے اہل ایمان کے دوسرے قبیلے پر حملہ کر دیا تھا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند ماہ بعد مکہ مکرمہ پر 10,000 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بغیر جنگ کے مکہ مکرمہ فتح کر دیا۔ اس کے نتیجے میں مکہ کے تمام لوگ ایمان لائے اور پھر ان پر متاثر ہو کر پورے عرب علاقے کے تمام قبائل ایمان لائے۔

مکہ مکرمہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے رشتے دار جیسے والدین، اولاد، کزن وغیرہ رہتے تھے اور اللہ تعالیٰ اس سورۃ الممتحنہ میں فرمادیا کہ اس وقت تک رشتہ اور دوستی نہیں کریں جب تک وہ مخلص اہل ایمان نہ بن جائیں۔ صلح حدیبیہ کے نتیجے میں دوستی جاری ہوئی۔ اس سورت میں ان اہل ایمان کو تربیت دی کہ وہ احتیاط ضرور کر لیں۔ اس کے ساتھ خواتین ہجرت کر کے مدینہ منورہ آنے لگیں تو ضرورت یہ ہوئی کہ ان کے خلوص کو ضرور چیک کر لیجیے۔

سورۃ الممتحنہ 60۔۔۔ایمان اور تعمیر شخصیت۔۔۔۔عہد رسالت میں اہل مکہ کے مشرکین دشمنوں سے دوستی کا اختتام اور نئے مہاجرین کی انٹیلی جنس

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔	اللہ کے نام سے جو سراسر رحمت ہے کیونکہ اس رب کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَنْ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنْتُمْ وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ.(1)	اہل ایمان! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست ہر گز نہیں بنا لیجیے گا۔ آپ ان سے محبت کی پینگیں بڑھاتے ہیں، حالانکہ جو حق آپ کے پاس آیا ہے جبکہ وہ لوگ اس کا انکار کر چکے ہیں۔ وہ اللہ تعالی کے رسول اور آپ سب کو محض اس لیے شہر (مکہ) سے نکال دیتے ہیں کہ آپ اپنے رب، اللہ رب العالمین پر ایمان لائے ہیں۔ آپ انہیں رازدارانہ دوستی کے پیغام بھیجتے ہوئے اگر میری راہ میں جہاد کے لیے اور میری رضا کی طلب میں نکلتے ہیں، حالانکہ میں جانتا ہوں جو آپ چھپاتے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں تو سوچ لیجیے کہ آپ کیا کرتے ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ آپ میں سے جو لوگ یہ حرکت کرتے ہیں، وہ سیدھی راہ سے بھٹک جاتے ہیں۔
إِنْ يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ.(2)	(اُن کا رویہ تو یہ ہے کہ) اگر آپ انہیں مل جائیں تو وہ لوگ آپ کے ساتھ دشمنی کریں گے، آپ پر اپنے ہاتھ چلائیں گے بلکہ اپنی زبانوں سے بھی آپ کو تکلیف پہنچائیں گے۔ وہ یہی چاہیں گے کہ آپ بھی کافر ہو جائیں۔
لَنْ تَنْفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ. (3)	(ان سے بچیے، اِس لیے کہ) قیامت کے دن آپ کی یہ رشتہ داری اور آپ کے آل واولاد ہر گز آپ کے کام نہ آئیں گے۔ اللہ تعالی آپ کے درمیان جدائی ڈال دے گا، اور جو کچھ آپ کر رہے ہیں تو اللہ تعالی اسے دیکھ رہا ہے۔

منافقین تو اہل مکہ مشرکین سے دوستی رکھتے تھے۔ مخلص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسا نہیں کرتے تھے لیکن ان کی خواہش تھی کہ ان کے رشتے دار اور دوست ایمان لائیں اور وہ رابطہ کر لیتے تھے تو انہیں روکا گیا۔

سورۃ الممتحنہ 60: مشرک دشمنوں کے منکرین سے دوستی کا اختتام

(مشرکین رشتے دار دوستوں سے متعلق) حقیقت یہ ہے کہ (آپ کی نسلوں کے بڑے والد) ابراہیم اور ان کے ساتھیوں میں آپ کے لیے بہترین مثال ہے۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے صاف کہہ دیا تھا: ''ہم آپ اور آپ کے ان فرض کیے ہوئے خداؤں سے پاک ہیں، جنہیں آپ اللہ تعالی کے علاوہ پوجتے ہیں۔ ہم آپ کے منکر ہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان اب ہمیشہ کے لیے دشمنی اور بیزاری ظاہر ہوگئی ہے۔ سوائے اس کہ آپ صرف اور صرف ایک اللہ واحد پر ایمان لے آئیں۔'' اتنی بات کے سوا جو ابراہیم نے اپنے والد سے کہی تھی: ''میں آپ کے لیے مغفرت کی دعا ضرور کروں گا، اگرچہ اللہ تعالی کی طرف سے میں آپ کے لیے کسی چیز پر طاقت نہیں رکھتا ہوں۔'' (پھر انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے دعا کی تھی:) ''ہمارے رب! ہم نے آپ پر بھروسا کر لیا ہے، آپ کی طرف رجوع کر چکے ہیں اور ہمیں آپ ہی کے حضور میں پلٹ کر آنا ہے۔''	قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۖ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ. (4)
''ہمارے رب! ہمیں اِن منکروں کے لیے تختۂ مشق (Play Board) نہ بننے دیجیے گا اور ہم سے درگذر فرما دیجیے۔ اے ہمارے رب! بے شک، آپ ہی زبردست اور بڑی وزڈم کے مالک ہیں۔''	رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ. (5)

صحابہ کرام رضي اللہ عنہم تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی نسل میں تھے اور انہیں سمجھادیا کہ دشمنوں سے زبردستی دوستی نہ کریں جیسا کہ آپ کی نسل کے بڑے والد ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے قوم پرستی میں دوستی نہیں کی تھی۔ صلح حدیبیہ کے بعد جب دوستی ہونے لگی تو اللہ تعالی نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سمجھادیا کہ مخلص لوگوں تک ہی تعلق رکھیں۔ جب قریش نے اہل ایمان کے دوسرے قبیلے پر حملہ کر دیا تو اس کے نتیجے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے رشتے اور دوستی کو چھوڑ کر آسانی سے مکہ فتح کر لیا۔ اس کے نتیجے میں اہل مکہ ایمان لائے اور خلوص کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دوستی اور رشتہ جاری ہو گیا۔

سورۃ الممتحنہ 60: مشرک دشمنوں کے منکرین سے دوستی کا اختتام

لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِيهِمۡ أُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرۡجُو اللَّهَ وَالۡيَوۡمَ الۡآخِرَ ۚ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الۡغَنِيُّ الۡحَمِيدُ. (6)	(اہل ایمان !) اِن لوگوں میں یقیناً آپ کے لیے بہترین مثال ہر اس شخص کے لیے ہے جو اللہ تعالی اور آخرت کی امید رکھتا ہے۔ (ابراہیم کی مثال کی پیروی کر لیجیے اور یاد رکھیے کہ) جو لوگ بے پرواہ بنیں گے، اللہ تعالی کو ان کی کچھ پرواہ نہیں، اِس لیے کہ اللہ تعالی بے نیاز ہے اور وہ اپنی شخصیت میں بہترین صفات رکھنے والا ہے۔
عَسَى اللَّهُ أَن يَجۡعَلَ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَ الَّذِينَ عَادَيۡتُم مِّنۡهُم مَّوَدَّةً ۚ وَاللَّهُ قَدِيرٌ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ.(7)	(آپ ایمان پر قائم رہے تو) بعید نہیں کہ اللہ تعالی آپ اور اِن منکروں میں سے انہی لوگوں کے درمیان دوستی پیدا کر دے (اور انہیں بھی ایمان کی توفیق دے دے، جنہیں آج) آپ نے دشمنی اختیار کر لی ہے۔ اللہ تعالی بڑی قدرت والا ہے اور وہی اللہ غفور ور حیم ہے۔
لَا يَنۡهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمۡ يُقَاتِلُوكُمۡ فِي الدِّينِ وَلَمۡ يُخۡرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمۡ أَن تَبَرُّوهُمۡ وَتُقۡسِطُوا إِلَيۡهِمۡ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الۡمُقۡسِطِينَ. (8)	اللہ تعالی آپ سے اِس بات سے نہیں روکتا کہ آپ ان لوگوں کے ساتھ بھلائی اور انصاف کا رویہ اختیار کریں جنہوں نے دین کے معاملے میں آپ سے جنگ نہیں کی اور آپ کو آپ کے گھروں سے نہیں نکالا ہے۔ بے شک، اللہ تعالی انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔
إِنَّمَا يَنۡهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمۡ فِي الدِّينِ وَأَخۡرَجُوكُم مِّن دِيَارِكُمۡ وَظَاهَرُوا عَلَىٰ إِخۡرَاجِكُمۡ أَن تَوَلَّوۡهُمۡ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُمۡ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ.(9)	اللہ تعالی آپ کو صرف انہی لوگوں سے دوستی سے روکتا ہے جنہوں نے دین کے معاملے میں آپ سے جنگ کی ہے، آپ کو آپ کے گھروں سے نکالا ہے اور آپ کو نکالنے میں دوسروں کی مدد بھی کی ہے۔ (وہ اِس سے روکتا ہے اور آپ کو وارننگ کرتا ہے کہ) جو اِس طرح کے لوگوں سے دوستی کریں گے، وہی ظالم ہو جاتے ہیں۔

اہل مکہ میں بہت سے ایسے لوگ تھے جنہوں نے تعصب نہیں کیا اور اہل ایمان پر تشدد اور پراپیگنڈا نہیں کرتے رہے۔ یہی لوگ جلد ہی ایمان لائے تھے لیکن اصل دشمن اہل مکہ کے لیڈر تھے۔

سورۃ الممتحنہ 60: انوسٹی گیشن کا طریقہ کار

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ ۖ اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ ۖ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ ۖ لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۖ وَآتُوهُمْ مَا أَنْفَقُوا ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۚ وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْأَلُوا مَا أَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْأَلُوا مَا أَنْفَقُوا ۚ ذَٰلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ ۖ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ.(10)	اہل ایمان! (اسی رویے کا تقاضا ہے کہ) مسلمان خواتین جب ہجرت کر کے آپ کے پاس آئیں تو انہیں چیک کر لیجیے گا۔ اللہ تعالی تو ان کے ایمان سے اچھی طرح واقف ہی ہے (لیکن آپ لوگ انوسٹی گیشن کر لیا کریں۔) پھر اگر معلوم ہو جائے کہ وہ اہل ایمان خواتین ہیں تو انہیں ان کفار کی طرف واپس نہ کیجیے۔ نہ یہ ان کے لیے جائز ہیں اور نہ یہ کافران خواتین کے لیے جائز ہیں۔ اِن پر جو کچھ وہ خرچ کر چکے ہیں، وہ انہیں ادا کر دیجیے۔ آپ پر کوئی گناہ نہیں کہ ان خواتین کو مہر (Married Gift) ادا کر کے شادی کر لیجیے۔ رہی کافر عورتیں (جو مدینہ سے مکہ جانا چاہیں) تو آپ خود بھی اپنی شادی میں نہ رکھیے اور جو مہر آپ نے انہیں دیے تھے بیشک واپس مانگ لیجیے۔ اسی طرح جو مہر انہوں نے خواتین کو دیے تھے، وہ بھی واپس مانگ لیں۔ یہ اللہ تعالی کا فیصلہ ہے جو وہ آپ کے درمیان کر رہا ہے کیونکہ اللہ علیم و حکیم ہے۔
وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُمْ مِثْلَ مَا أَنْفَقُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ.(11)	اگر (وہ راضی نہ ہوں اور) آپ کی بیویوں کے مہر میں سے آپ کو کچھ کافروں کی طرف رہ جائے، پھر آپ کی باری آئے تو جن کی بیویاں جاتی رہی ہیں، انہیں اتنی رقم دے دیجیے، جتنا انہوں نے خرچ کیا ہے۔ اللہ تعالی سے خبردار رہیے، جس پر ایمان لائے ہیں۔

سورۃ الممتحنہ 60: انوسٹی گیشن کا طریقہ کار

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل مکہ کے دشمنوں ساتھ صلح حدیبیہ کا معاہدہ: اگر کوئی مرد مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ چلا جائے تو اسے واپس کیا جائے گا لیکن اگر کوئی خاتون ہجرت کر کے مدینہ چلی جائیں تو انہیں واپس نہ کیا جائے گا۔ اسی طرح مدینہ منورہ کا کوئی آدمی اگر شرک اختیار کر کے مکہ جانا چاہیں تو مکہ والے اسے واپس کر دیں گے سوائے خواتین کے۔ اب خواتین مکہ سے نکل کر مدینہ آ رہی تھیں تو یہ خطرہ تھا کہ کوئی مخلص نہ ہو اور محض سیکرٹ پلاننگ وغیرہ کو مکہ کے لیڈرز تک پہنچا دے۔ اسی طرح ان اہل ایمان خواتین ہجرت کر کے مدینہ جانا چاہتیں تو ان کے مشرک شوہر سے مہر واپس مانگ رہے تھے تو اللہ تعالی نے اجازت دی کہ آپ مہر کی رقم حکومتی فنڈ سے دے دیجیے گا۔

جو خواتین ہجرت کر کے آتیں تو وہ بیعت کرتی تھیں۔ اگلی آیت میں یہی سوالات ان سے پوچھا جاتا تاکہ یقین آ جائے یہ مخلص خواتین ہیں۔ وہ اتفاق کرتیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیعت قبول کرتے تھے لیکن خواتین سے ہاتھ ملا کر بیعت نہیں لیتے تھے۔ بیعت کی حیثیت یہ تھی وہ معاہدہ کر رہی ہیں۔ اکثر خواتین خلوص کے ساتھ آئیں۔ سب سے مشہور خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بڑی بیٹی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بڑ مشکل سے ہجرت کر کے تشریف لائیں اور بیعت کی۔ کچھ عرصے بعد ان کے شوہر ابو العاص رضی اللہ عنہ بھی ایمان لائے اور نکاح دوبارہ ہو گیا۔

جب قریش نے اہل ایمان کے ایک قبیلے پر رات میں حملہ کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس معاہدے کو کینسل کر دیا۔ اب مکہ کے لیڈر ابو سفیان مدینہ آئے اور معذرت کرنے لگے جبکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سسر بھی ہو چکے تھے۔ لیکن ان کی اپنی بیٹی سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے والد سے تعلق نہیں رکھا۔

ساری خواتین خلوص کے ساتھ ہجرت کر کے آئی تھیں لیکن صرف ایک ہی غلام خاتون تھیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خفیہ پلان کو لکھ کر مکہ پہنچانے کی کوشش کرنے لگیں کہ اب مکہ پر حملہ ہونے والا ہے۔ اللہ تعالی نے انہیں بتا دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر حضرت علی اور زبیر رضی اللہ عنہما نے اس خاتون کو گرفتار کر کے خفیہ خط واپس لے لیا۔ اس کے بعد تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا لشکر لے کر مکہ مکرمہ پہنچے تو بغیر جنگ کے ہی شہر فتح ہو گیا۔ اس کے نتیجے میں پورے عرب کے تمام قبائل ایمان لائے۔

سورۃ الممتحنہ 60: ایمان لانے والی خواتین۔۔۔انویسٹی گیشن اور بیعت

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ ۙ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ.(12)	اے نبی! اسی طرح جب مسلمان خواتین بیعت کے لیے آپ کے پاس آئیں (یہ معاہدہ کر لیجیے:) 1. وہ اللہ تعالی کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی۔ 2. چوری اور بدکاری کبھی نہیں کریں گی۔ 3. اپنی اولاد کو کبھی قتل نہیں کریں گی۔ 4. اپنے ہاتھ اور پاؤں کے درمیان کوئی بہتان گھڑ کر نہ لائیں گی۔ 5. اور بھلائی کے کسی معاملے میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گی۔ ان شرائط پر آپ ان سے بیعت لے لیجیے گا اور اُن کے لیے اللہ تعالی سے مغفرت کی دعا کیجیے گا۔ بے شک، اللہ تعالی مغفرت قبول کرنے اور رحم فرمانے والا ہے۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوا مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ. (13)	اہل ایمان! اِسی طرح ان لوگوں سے بھی دوستی نہ کیجیے گا جن پر اللہ تعالی کا غضب ہوا ہے۔ وہ بھی آخرت سے اسی طرح مایوس ہو چکے ہیں، جس طرح یہ منکرین اُن لوگوں کے دوبارہ زندہ اٹھنے سے مایوس ہیں جو قبروں میں پڑے ہوئے ہیں۔

Contact Details

Muhammad Mubashir Nazir

MS-Islamic Studies, MBA, FCCA, CISA, CIA, CRMA

Email: mubashirnazir100@gmail.com

Web: www.mubashirnazir.org

Quranic Studies Books & Lectures:

https://mubashirnazir.org/2022/11/16/%d8%b9%d9%84%d9%88%d9%85-%d8%a7%d9%84%d9%82%d8%b1%d8%a2%d9%86-%d9%be%d8%b1%d9%88%da%af%d8%b1%d8%a7%d9%85/

https://mubashirnazir.org/lectures/

تقابلی مطالعہ کا ترجمہ اور تفاسیر کا انتخاب: تفسیر البیان، تفسیر تفہیم القرآن، تدبر القرآن، ضیاء القرآن، معارف القرآن، تفسیر المیزان اور The Message of Quran
https://drive.google.com/drive/u/0/folders/1t4LonZnX6kYGOewLs1KcaNrJZ8niPF0t